رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم | نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا

زنانہ اخبار | مہینے میں دو بار

مصباح

قادیان دار الامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شایع ہوتا ہے

ایڈیٹر: قاضی محمد ظہور الدین اکمل

چندہ: ۲ دو روپے آٹھ آنے

نمبر ۲۱ | یکم نومبر ۱۹۲۸ء ✻ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۷ھ | جلد [illegible]

KARACHI
KHILAFAT LIBRARY

دردِ دل

کیا بھلا دو گے دوائے دردِ دل — تم تو خود ہو مبتلائے دردِ دل
کیوں نہ نکلے دل سے ہائے دردِ دل — کب تلک دل بھی دبائے دردِ دل
جب مداوا کی کوئی صورت نہ ہو — کس طرح دل میں سمائے دردِ دل
بے رُخی بے اعتنائی دیکھ کر — دل ہوا ہے مبتلائے دردِ دل
بے وفائی اقربا کی دیکھ کر — یاد کی دل نے وفائے دردِ دل
کیوں میں منت کش مسیحا کی بنوں — کیوں نہ لوں تم سے دوائے دردِ دل
آجتک نے نے سنایا دردِ دل — دل سے سن اب ماجرائے دردِ دل
آج ہے اسلام نرغے میں پھنسا — دل ہے پابندِ بلائے دردِ دل
بابِ رحمت کھل گیا ہے مومنو — حق نے سن لی ہے صدائے دردِ دل
نصرتِ دین کے لئے بھیجا ہے اب — احمدِ قدنی برائے دردِ دل
احمدِ قدنی فدایت جانِ من — تو بنا ہے آشنائے دردِ دل
مندمل تجھ سے ہوا ہے زخمِ دل — تجھ سے پائی ہے شفائے دردِ دل

شوکتِ اسلام ظاہر ہو شمیم
اب تو ہے یہ ہی دعائے دردِ دل

[illegible]

بچوں کی لجنہ

ہم نے ایک لجنہ قائم کی ہے جس کا ہم پہلے مصباح میں ذکر لکھ چکے ہیں ہم نے ایک جلسہ کیا تھا جس میں لجنہ اماءاللہ بھی شامل ہوئی تھی یہ جلسہ تیسرے ماہ کے بعد ہوا کریگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا ارشاد ہے کہ عورتوں سے ...۹ روپیہ چندہ لیا جائے ہم نے بھی اس جلسہ میں چندہ لیا تھا جو کہ مسجد کے لئے تھا۔ ہم نے مصباح میں شائع کرایا تھا۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ باہر کی لڑکیاں بھی لجنہ قائم کریں۔ اور لجنہ کی بابت خط وکتابت کریں امید ہے کہ انہوں نے لجنہ قائم کرلی ہوگی اور ارادہ رکھتی ہونگی کہ ہم سے لجنہ کے بارے میں خط وکتابت کریں۔

ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں کہ ہماری لجنہ بھی اس جلسہ میں شامل ہوئی تھی۔ سکرٹری لجنہ کی طبیعت ناساز تھی اسواسطے انہوں نے اپنی جگہ اہلیہ میر محمد اسحٰق صاحب کو بھیجدیا تو انہوں نے ایک تقریر کی جو کہ چندہ کی بابت تھی۔ ایک مضمون خاکسار کا تھا اور ایک پریذیڈنٹ کا تھا۔ والسلام

خاکسار سکرٹری لجنۃ البنات قادیان

بچوں کی آمین

اپنی چھوٹی بہن عزیزہ صفیہ بانو بیگم اور چھوٹے بھائی عزیز شریف احمد کو قرآن شریف اس عاجزہ نے ختم کرایا ہے۔ اور عاجزہ نے شکریہ کے طور پر آٹھ شلنگ یتامیٰ مساکین فنڈ میں دیئے ہیں۔ اور چار شلنگ مصباحی فنڈ میں بھیجتی ہوں۔ تاکہ کسی غریب بہن کے نام ایک سال کے لئے مصباح جاری ہو۔ نیز جس مصباحی بہنوں کی خدمت میں عرض کرتی ہوں کہ ان دونو کے لئے دعا فرمائیں تاکہ مولا کریم اب انکو باترجمہ قرآن پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز عاجزہ کیلئے بھی دعا فرمائیں کہ مولا کریم دوسروں کو بھی پڑھانے کی توفیق عطا عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسارہ حمیدہ بانو بیگم احمدی بنت ڈاکٹر محمد علیخاں صاحب احمدی ممباسہ ایسٹ افریقہ۔

وفات

نہایت رنج وغم کے ساتھ اطلاع دیتی ہوں کہ ستائیس ستمبر بروز جمعرات میرے پیارے ابا جان حافظ محمد یوسف صاحب سابق مدار المہام ریاست ٹونک نے اس جہان فانی سے کوچ فرمایا۔

مرحوم نہایت خوبیوں کے انسان تھے اعلیٰ درجے کے شاعر و مصنف تھے غرض چہ

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

تمام بہنوں سے التجا ہے کہ مرحوم کے حق میں دعائے خیر کریں۔ دو روپے ارسال ہیں کسی نادار بہن کے نام مصباح جاری کردیں۔

رنجور اہلیہ بابو عبدالقدوس اورسیر فتح آباد ضلع حصار

اللّٰھم اجعلھا لنا فرطًا

عاجزہ کی پیاری بچی عزیزہ رضیہ طاہرہ جو مورخہ ۱۴ر دسمبر ۱۹۲۷ء کو پیدا ہوئی تھی اپنی عمر کے گیارھویں مہینے میں کل مورخہ ۱۱ر اکتوبر ۱۹۲۸ء بوقت چار بجے شام بعارضہ ٹائیفائڈ بخار فوت ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

سب بہنیں دعائے مغفرت فرمائیں۔ فقط والسلام۔

عاجزہ ہاجرہ بیگم از وڈالہ بانگر ضلع گورداسپور

KHILAFAT LIBRARY

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مصباح

قادیان دارالامان - مورخہ یکم نومبر ۱۹۲۸ء

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوالناصِرُ

جماعت احمدیہ کی خواتین توجہ کریں

(حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا ارشاد گرامی)

میں اس سے پہلے اعلان کر چکا ہوں - کہ چونکہ برلن میں روپیہ کی کمی کی وجہ سے مسجد بننی ناممکن ہو گئی تھی - اس لئے لنڈن میں عورتوں کے چندہ سے مسجد بنا دی گئی ہے - اور میں نے عورتوں سے دریافت کیا تھا - کہ اگر وہ چاہیں - تو اسی مسجد کو ان کی طرف منسوب سمجھا جائے - اور اگر چاہیں - تو مرد اس کی قیمت ان کو ادا کر دیں گے - اور ان کی مسجد کسی اور ملک میں بنوا دی جائیگی - چونکہ اس کا جواب عورتوں کی طرف سے نہیں ملا - اس لئے میں سمجھتا ہوں - کہ ہماری جماعت کی خواتین اس امر پر راضی ہیں کہ لنڈن کی مسجد جو اب ایک عالمگیر شہرت حاصل کر چکی ہے - ان کی طرف منسوب کر دی جائے - اور میرے خیال میں لنڈن کی عظمت کو مدِ نظر رکھکر مناسب بھی یہی ہے - کہ اس مسیحیت کے مرکز میں عورتوں کی بنائی ہوئی مسجد ہو - تاکہ مسیحیت جو اعتراض کرتی ہے - کہ اسلام عورتوں کے حقوق کو پامال کرتا ہے - ایک عملی جواب ہو - مگر پھر بھی میں اس سوال کو آئندہ مجلس شوریٰ میں پیش کرونگا - اور اس وقت تک ہماری بہنیں بھی غور کر لیں - کہ آیا وہ یہ پسند کرینگی - کہ مسجد لنڈن ان کی طرف منسوب کر دی جائے - یا یہ کہ جب امریکہ یا یورپ کے کسی اور ملک میں مسجد کی ضرورت پیش آئے - تو وہاں ان کی طرف سے مسجد بنا دی جائے ۔

سرِدست میں ایک اور معاملہ کی طرف تمام بہنوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں - اور وہ یہ ہے - کہ اس مسجد کے بن جانے کے سبب سے انگلستان میں تبلیغ کا کام بہت بڑھ گیا ہے - اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے کام دو آدمیوں کی طاقت سے زیادہ ہے - اس کے متعلق مجھے پہلے شیخ یعقوب علی صاحب نے ولایت سے توجہ دلائی تھی - اور لکھا تھا - کہ اس کا نقص یہ ہوتا ہے - کہ بعض اہم کاموں کو چلا کر مبلغوں کو چھوڑنا پڑتا ہے - اور اس سے وہ مفید نتائج پیدا نہیں ہوتے - جو ہونے چاہئیں - اسکے بعد مسٹر چند دوستوں نے بھی اس طرف توجہ دلائی - اب خانصاحب منشی فرزند علی صاحب نے بھی خط لکھا ہے - کہ کام زیادہ معلوم ہوتا ہے - اور عملہ بڑھانے کی ضرورت ہے ۔

چونکہ مسجد کی تعمیر کے بعد مناسب عملہ کا نہ رکھنا گویا پہلے خرچ کئے ہوئے روپیہ کو بھی ضائع کرنا ہے - اس لئے میں نے تجویز کی ہے - کہ ایک مبلغ وہاں اور بڑھایا جائے - اور اس دفعہ ایک نیا تجربہ کیا جائے - کہ بجائے ہندوستان سے بھیجنے کے نیا مبلغ خود انگلستان کے نو مسلموں میں سے ہو - جس میں میرے نزدیک کئی فائدے ہیں - ایک تو انگریزوں میں بعض لوگ اسلام کے زیادہ گہرے واقف ہو جائینگے -

KHILAFAT LIBRARY

دوسرے انسان اپنی قوم کے خیالات کو چونکہ زیادہ سمجھتا ہے لہٰذا انکے ذریعہ تبلیغ میں آسانی ہوگی ؁

پہلے میرا ارادہ یہ تھا۔ کہ ایک انگریز کو یہاں بلوا کر اس کی تربیت کی جائے۔ مگر اب میرا خیال ہے۔ کہ پہلے کچھ مدت وہاں کام لیکر پھر اگر مناسب ہو۔ تو یہاں بلوایا جائے۔ تاکہ پہلے تجربہ سے معلوم ہو جائے۔ کہ آیا وہ کام کی اہلیت بھی رکھتا ہے۔ یا نہیں۔ اور پڑھانے کے بعد پھر علیحدہ کرنے کی مصیبت نہ اٹھانی پڑے ؁

چونکہ ہمارے بجٹ میں گنجائش نہیں ہے۔ اور چونکہ عورتوں کو بھی تبلیغی کاموں میں مناسب حصہ لینا چاہیئے۔ اسلئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس زائد خرچ کو ہماری عورتیں اٹھائیں۔ اس خرچ کا اندازہ چار ہزار روپیہ سالانہ ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی خانصاحب کے خط سے معلوم ہوا۔ کہ پچھلے چار سالوں میں بجٹ کی کمی کی وجہ سے مشن ولایت مقروض ہوتا رہا ہے۔ اور اسوقت وہ پانچہزار روپیہ کے قریب مقروض ہے۔ اور کئی بل لوگوں کے ادا نہیں ہوئے۔ جس کی وجہ سے کام میں خرابی ہو رہی ہے۔ اصولاً تو یہ ایک سخت نقص ہے۔ کہ جو بجٹ منظور کیا جائے۔ اگر اس سے زائد خرچ ہو۔ تو فوراً منظوری نہ حاصل کی جائے لیکن چونکہ یہ غلطی ہو چکی ہے۔ جب وہ خرچ جائز اور سلسلہ کی ضروریات پر ہوا ہے۔ تو اسے ہمیں اٹھانا پڑیگا۔ لیکن چونکہ بجٹ میں اسکی بھی گنجائش نہیں۔ اسلئے میں چاہتا ہوں۔ کہ اس زائد خرچ کو بھی ہماری جماعت کی عورتیں ہی برداشت کرلیں۔ اور اس سال نو ہزار روپیہ چندہ اوپر کے دونو مقاصد کے لئے جمع کر دیں۔ آئندہ سالوں سے خدا تعالیٰ چاہے۔ تو صرف زائد مبلغ کے اخراجات انہیں دینے ہونگے۔ جنکا اندازہ اسوقت چار ہزار روپے کا ہے ؁

میں نے قادیان میں اس تحریک کو احمدی خواتین کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان کی عورتوں نے حسب معمول نہایت اخلاص کا ثبوت دیکر ایک ہزار سے زائد رقم کا وعدہ کیا ہے۔ جس میں سے چھ سو روپیہ کے قریب نقد یا بصورت زیور وصول ہو چکا ہے۔ میں اب اس تحریک کو اس تحریر کے ذریعہ سے عام کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں۔ کہ دوسری جگہ کی احمدی خواتین قادیان کی بہنوں سے پیچھے نہیں رہینگی۔ اگر وہ یاد رکھیں۔ کہ مومن مرد اور مومن عورتیں نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے پیچھے رہنا کسی صورت میں برداشت نہیں کرتے۔ ہماری جماعت کی عورتیں خدا تعالیٰ کے فضل سے کام کر سکتی ہیں۔ جیسا کہ سیالکوٹ کی احمدی مستورات کے کام سے ظاہر ہے۔ جو ایک کامیاب گرلز سکول چلا رہی ہیں۔ اسی طرح لاہور اور امرتسر میں باوجود مخالفت کے انکا ستر ہ جون کے جلسوں کے کام کو چلانا بھی انکی بڑھی ہوئی ہمت کو ظاہر کرتا ہے ؁ چاہیئے۔ کہ ہر جگہ کی احمدی مستورات جلد سے جلد جلسے کرکے اس رقم کو جمع کرنے کی کوشش کریں۔ اور جلد سے جلد اس رقم کو بھجوا دیں۔ تاکہ کام شروع کیا جا سکے۔ جہاں لجنہ نہیں۔ یا جہاں مستورات کے جمع ہونیکا دستور نہیں۔ وہاں مرد سیکرٹریوں کو چاہیئے۔ کہ عورتوں کے اجتماع کے لئے آسانیاں بہم پہنچائیں اور اس طرح بالواسطہ طور پر خود بھی شریک ثواب ہوں ؁

میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں۔ کہ عورتوں کو چاہیئے۔ کہ یہ

KHILAFAT LIBRARY

چندہ اپنے پاس سے ہی دیں۔ خواہ نقدی کی صورت میں۔ خواہ زیور کی صورت میں۔ اور مردوں سے ہرگز اس چندہ کے لئے کچھ طلب نہ کریں۔ اگر انکے پاس کم رقم ہے۔ تو اس سے شرمائیں نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ دلوں کو دیکھتا ہے۔ نہ کہ رقموں کو۔ وہ اخلاص سے کام کریں۔ تو اللہ تعالیٰ انہیں اس امر کی توفیق دے گا۔ کہ ان کا مجموعی چندہ اس سے زیادہ ہو جائے۔ جتنا کہ ان سے مانگا گیا ہے۔ اور انہیں آئندہ نسلوں کے لئے نمونہ بنا کر ہمیشہ کی رحمتوں کا وارث بنا دیگا ؂

میں یہ بھی ظاہر کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ مسجد برلن کی تحریک کے وقت بعض غیر احمدی عورتیں بھی چندہ میں شامل ہونا چاہتی تھیں۔ لیکن چونکہ اسوقت شرط تھی۔ کہ صرف احمدی عورتوں کا چندہ ہو۔ اس لئے اس کی اجازت نہ دی گئی تھی حتیٰ کہ بعض عورتوں نے اس وجہ سے احمدیت بھی قبول کر لی۔ چونکہ وہ ایک مستقل کام تھا۔ اسوقت یہ شرط کر دی گئی تھی۔ کہ صرف احمدی عورتوں کا چندہ ہو۔ لیکن اسوقت چونکہ عام تبلیغی اغراض کے لئے چندہ ہو رہا ہے۔ اس لئے اس شرط کی ضرورت نہیں۔ اگر کوئی بہن اپنی خوشی سے اس چندہ میں حصہ لینا چاہیں۔ تو ان کا چندہ بھی خوشی کے ساتھ قبول کر لینا چاہیئے ؂

چونکہ کام کو فوراً شروع کیا جانا ضروری ہے اسلئے ایک دفعہ پھر میں جلدی کی تاکید کرتا ہوں ؂

خاکسار

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

۱۷ اکتوبر ۱۹۲۸ء

حضرت مسیح علیہ السلام کا فوٹو

میں ان دنوں کسی عارضہ کی وجہ سے زنانہ ہسپتال ملتان میں ہوں۔ جناب ڈاکٹر صاحبہ کی نشستگاہ میں دیوار کے ساتھ حضرت مسیح علیہ السلام کا فوٹو مجھے آویزاں نظر آیا۔ دریافت پر معلوم ہوا۔ کہ میرا خیال درست ہے وہی ہیں حضرت ممدوح کے ہاتھوں کی ہتھیلیوں میں خون بہنے کے سرخ نشان دیئے گئے ہیں جو یہودیوں نے آپ کو صلیب دیتے وقت ہاتھوں اور پاؤں میں میخیں لگائی تھیں۔ میں نے مس صاحبہ سے پوچھا۔ کہ کیا یہ نشان خون کے اُن کیلوں کے ہیں جو آپ کو یہودیوں نے لگائی تھیں۔ فرمایا۔ ہاں وہی زخم کے نشان ہیں لیکن قادیانی کب مانتے ہیں۔ میں نے کہا کہ یہ تو ہم مانتے ہیں۔ کہ آپ کو کیلیں لگائی گئی تھیں۔ لیکن یہ کس طرح مانیں کہ وہ فوت بھی ہو گئے۔ بھلا ہاتھ پاؤں میں کیلیں لگانے سے کوئی ضرور مر سکتا ہے اور وہ بھی تین گھنٹہ کے اندر اندر۔ طبیب کی کتب میں مرہم عیسیٰ جو مشہور نسخہ ہے آخر انہی زخموں کی خاطر تو بنائی گئی تھی۔ مردے کو تو مرہم کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اگر شوق ہے۔ تو کشمیر چلکر انکے مزار پُر انوار کی زیارت کیجئے۔ فرمایا اب تو سیلاب کی وجہ سے کشمیر خراب ہو گیا۔ بات اصل سے پھر گئی اور مریضوں کی دیکھ بھال میں لگ گئیں۔

عیسائی عقائد میں ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر جان دیکر تیسرے روز زندہ ہو کر آسمان پر چلے گئے تھے اُس روز کو جو زندہ ہو جانیکا دن مقرر کر رکھا ہے۔ یہ

لوگ عید مناتے اور روزہ رکھتے ہیں۔ میں نے بچشم خود جناب شمس صاحبہ کو عید مناتے اور روزہ رکھتے دیکھا جس کی انہوں نے یہی تشریح کی تھی کہ حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہونے کے بعد تیسرے روز زندہ ہو گئے تھے۔ آہ! کتنی افسوس کی بات ہے کہ ہمارے مسلم بھائی بہنیں اندھا دھند عقائد بالا کی تقلید کر رہے ہیں صرف فرق یہ ہے کہ اوّل الذکر صلیب پر جان دیکر لعنتی موت کے قائل ہیں۔ موخرالذکر بیچ بیچ میں ڈال کر کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک کمرہ میں بند تھے جب ایک یہودی اندر پکڑنے گیا تو اسکی شکل حضرت ممدوح ایسی بن گئی۔ تو یہود نے اپنے رفیق کو حضرت عیسیٰؑ سمجھ کر صلیب دیدی ادھر فرشتے آپؑ کو چھت پھاڑ کر آسمان پر لے گئے۔ خوب کہانی تراشی ہے۔ تعجب کہ یہود نے اپنے رفیق کو بھی تلاش نہ کیا کہ آیا اگر یہ حضرت مسیحؑ ہیں تو ہمارا رفیق کہاں گیا۔ یہ مذاق اور ہنسی کی باتیں کہاں تک درست ہو سکتی ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

اے معزز ناظرات! کسی سے مخفی نہ ہوگا کہ اس زمانہ میں وہ خدا کا مرسل مسیح و مہدی کا لقب پانیوالا قادیان ضلع گورداسپور میں رونق افروز ہو کر ہر مسئلہ کو ایسا صاف کر گیا ہے کہ بجز تسلیم کے چارہ نہیں۔ آپ نے ہر ایک مسئلے کا قرآن کریم سے فیصلہ دیا ہے خصوصاً حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کا مسئلہ تو ایسا صاف ہے کہ اگر ضد نہ ہو تو کوئی زیادہ بحث کی ضرورت نہیں۔

جب قرآن کریم جیسی کتاب ہمارے ہاتھ میں ہے تو ہم پھر کیوں سنی سنائی باتوں کے پیچھے چلیں ایسا نہ ہو۔ منہ سے تو ہم قرآن قرآن کرتے ہیں مگر افسوس کہ قرآن شریف کے مطالب پر غور نہیں کیا جاتا۔ تبھی تو ہمارے آقا سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے حضور فرمائینگے ربّ ان قومی اتخذوا ھٰذا القراٰن مھجورًا۔

یعنی اے میرے خدا میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ دیا تھا۔ آہ! جسکی شفاعت کے ہم امیدوار ہیں وہ ہمارے خلاف گواہی دے کتنے خوف کی بات ہے۔ میرا مضمون اصل بات سے دور نکل گیا ہے۔ اب میں اصل مدعا کی طرف رجوع کرتی ہوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر قرآن کریم میں واضح اور صاف ہے جسکا انکار بجز ضد اور کچھ نہیں۔ صرف ایک آیت ایسی ہے جس سے ہمارے غیر احمدی حجت پکڑتے ہیں۔ وہ آیت وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ہے ہاں ہم مانتے ہیں کہ وہ نہ قتل ہوئے اور نہ صلیب پر مرے مگر یہ کہاں ثابت ہو گیا کہ فرشتے یہودیوں کے ڈر سے چھت پھاڑ کر آسمان پر اڑا کر لے گئے کیا یہاں زمین پر بچانیکا کوئی طریق نہیں آتا تھا وہ قادر خدا ہے جس نے حضرت نوح علیہ السلام کو طوفان کی موجوں سے بچایا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو

جب انکی والدہ نے دریا میں ڈالدیا تو اُس قادر قیوم نے دریا سے دشمنوں کے ہاتھوں نکلوا کر انہی کی والدہ ماجدہ کے دودھ سے اسی سخت ترین دشمن فرعون کے گھر میں پرورش کرا کر جوان کیا جو بنی اسرائیل کی رستگاری اور فرعون کی ہلاکت و بربادی کا موجب ہُوا۔ کیا حضرت یوسفؑ کو اپنے بھائیوں نے کوئیں میں نہ ڈھکیل دیا تھا؟ تو اُس قادر خدا نے کوئیں سے نکلوا کر تخت شاہی پر بٹھا دیا جو ازل سے مقدر تھا خود ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنیکا جب قریش مکّہ نے ارادہ پختہ کیا تو خدا تعالیٰ نے اسی زمین پر بچانے کے سامان پیدا کر دیئے پھر ارشاد خداوندی ملاحظہ ہو۔ جو سورۃ اعراف میں ہے۔ قَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ یعنی اسی زمین میں بشر زندہ رہے گا اور اسی میں مریگا اور اسی سے نکالا جائیگا۔ جب حضرت عیسیٰؑ بھی انسان ہیں تو انکے واسطے کوئی اور قانون نہیں ہو سکتا۔ خود انکا اپنا ہی قول قرآن کریم میں یوں آیا ہے کہ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا (سورۃ مریم ع ۲) یعنی سلامتی ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہُوا اور جس دن میں مرونگا اور جس دن میں زندہ اُٹھایا جاؤنگا۔ اب کیسی صاف بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہی تین قانون بتائے کہ انسان اسی زمین میں زندگی بسر کریگا اور اسی میں مریگا اسی سے زندہ ہو کر اُٹھیگا۔ اور حضرت عیسیٰؑ بھی یہی تین قانون بتاتے ہیں پھر کسی کو کیا حق ہے کہ وہ چوتھی بات آسمان پر زندہ اُٹھایا جانا خود بنالے جسکی نفی خود قرآن کریم ہی کرتا ہے کہ جب کفار مکّہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ سوال کیا۔ کہ ہمارے دیکھتے آسمان پر چڑھ جائیں اور وہاں سے کتاب لائیں تب ہم آپکو سچا رسول مان لینگے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَسُولًا (سورۃ بنی اسرائیل ع ۱۰) یعنی اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ پاک ہے اللہ میرا ربّ نہیں ہوں میں مگر بشر رسول۔ اے معزز خواتین کیا تمھاری غیرت یہ بات پسند کرتی ہے کہ سیّد الانبیاءؑ کے واسطے تو ایسا جواب ملے مگر برخلاف اسکے ایک بنی اسرائیلی بجسدہ العنصری آسمان پر ایسا ڈیرا لگائے کہ اگرچہ یہودی ذلیل و خوار ہو چکے نہ رعب رہا نہ سلطنت تو بھی وہ نیچے نہ اُترے حالانکہ اسکو تو ضرور اُترنا چاہیئے جبکہ ایک مدّعی میدان میں للکار کر فرما رہا ہے۔

ابن مریم مرگیا حق کی قسم ❊ داخل جنّت ہُوا وہ محترم

اور فرماتا ہے کہ ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ❊ اُس سے بہتر غلام احمدؐ ہے

بھلا وہ کس طرح آسکتے ہیں جب خدا تعالیٰ نے فیصلہ فرما دیا ہے دیکھو سورۃ انبیاء رکوع ۷ وَحَرَامٌ عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ یعنی حرام کر دیا گیا اوپر اس بستی کے جسکو ہلاک کیا ہم نے کہ وہ دوبارہ نہیں لوٹ سکتے) جب قرآن کریم میں ہم یہ آیت پڑھتے ہیں وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ

KHILAFAT LIBRARY

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ (آل عمران ع ۱۵)

یعنی نہیں ہیں محمدؐ مگر رسول ۔ تحقیق اس سے پہلے سب رسول مر چکے ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ حضرت مسیحؑ اس فہرست سے الگ سمجھے جائیں۔ خود حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں یہی آیت نازل ہوئی ہے مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ (سورۃ مائدہ ع ۱۰) یعنی نہیں مسیح ابن مریم مگر رسول اس سے پہلے سب رسول مر چکے ہیں تو وَمَا مُحَمَّدٌ والی آیت میں حضرت مسیحؑ کو الگ کر دیا جائے غور ہے سورہ مریم رکوع ۲ میں حضرت مسیحؑ کا یہ قول بھی انکی موت کو ثابت کرتا ہے وَاَوْصَانِي بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا یعنی حکم کیا ہے مجھ کو نماز و زکوٰۃ کا جب تک میں زندہ رہوں۔ جائے غور ہے اگر وہ زندہ آسمان پر ہیں تو وہ کس طرح یہ احکام ادا کر سکتے ہیں۔ دوسرا یہ سوال بھی ضروری ہے کہ کیا شریعت محمدی کے ساتھ موسوی شریعت بھی جاری ہے۔ کیونکہ اسلامی نماز کعبہ کی طرف پڑھی جاتی ہے۔ اور موسوی نماز بیت المقدس کی طرف اگر کہیں کہ وہ موسوی نماز پڑھتے ہیں تو اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا کیا معنی ہوں گے۔ یعنی خدا تعالیٰ تو اپنے رسول کو خطاب کرے کہ اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج کے دن میں نے کامل کر دیا تمھارے لئے دین تمھارا اور پوری کی میں نے نعمتیں اپنی اور پسند کیا تمھارے لئے اسلام کا دین ۔ جائے غور ہے جب موسوی شریعت بھی ساتھ جاری ہے تو اسلام کا ہے کا کامل بنا۔ اگر کہیں کہ اسلامی نماز پڑھتے ہیں تو فقہ حدیث و قرآن کریم کا کوئی اُستاد تو ضرور آسمان پر رکھا ہوگا ۔

اب میں وہ آیات لکھ دیتی ہوں جو آخری فیصلہ ہے وہ آیات یہ ہیں :-

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَا اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ؕ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَا اَمَرْتَنِيْ بِهٖ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ یعنی جب فرمائیگا اللہ تعالیٰ اے عیسیٰ ابن مریم کیا تو نے کہا لوگوں کو کہ بناؤ مجھ کو اور ماں میری کو دو معبود سوائے اللہ کے۔ کہیگا پاک ہے تو نہیں لائق مجھے یہ کہ کہوں میں وہ چیز کہ نہیں حق میرا اگر کہا ہوگا میں نے یہ تو ضرور تو جانتا ہوگا جانتا ہے تو اسکو جو میرے جی میں ہے نہیں جانتا میں جو تیرے جی میں ہے تو ہے جاننے والا غیبوں کا نہیں کہا میں نے انکو بجز اسکے جو حکم دیا تو نے مجھے یہ کہ عبادت کرو اللہ کی جو میرا رب اور تمھارا رب ہے اور تھا میں اُن پر

نگران جبتک میں رہا اُن میں پس جب تُو نے وفات دی مجھ کو۔ تھا تُو ہی نگہبان ان پر اور تُو ہر شے پر گواہ ہے۔ غور طلب بات ہے آخر یہ سوال جواب بروز محشر ہونگے جس سے ثابت ہے کہ وہ فوت ہوگئے کیونکہ عیسائیوں کا بگڑنا مسیحؑ کی وفات کے بعد کا واقعہ ہے جب عیسائیوں کا بگڑنا ثابت ہے تو وفات بھی واقعہ ہو چکی کیونکہ مسیحؑ کہتے ہیں۔ میں عیسائیوں کے بگڑنے سے واقف نہیں حالانکہ چالیس سال بقول علماء دنیا میں رہ کر فوت ہونگے پس معلوم ہوا کہ وہ دوبارہ اب نہیں آئینگے ورنہ اپنی لاعلمی کا جواب نہ دیتے۔

بالآخر عرض ہے کہ قرآن کریم کو بغور پڑھو اللہ تعالیٰ ہر مسلم بھائی بہنوں کو توفیق دے آمین ؛

والدہ سردار امیر محمد خان قیصرانی آنریری مجسٹریٹ درجہ اوّل کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخاں۔

جانوروں پر رحم کرنا چاہیئے

میری معزز بہنو! جانوروں پر ظلم کرنا کتنے بڑے جرم کا مرتکب ہونا ہے۔ یہ ایک ضروری امر ہے جسکو عام لوگ عموماً اور مسلمان و احمدی خصوصاً سمجھیں یہ بھی ہماری طرح خدا کی پیدا کی ہوئی مخلوق ہے اور اسکا بھی دنیا میں حق ہے۔ کیا ہم انسان اشرف المخلوقات اسی لئے کہلاتے ہیں۔ کہ ہم بے زبان و بے بس ہستیوں کو ستائیں۔ دیکھو یہ ٹانگے اور گاڑیاں چلانیوالے اکثر مسلمان ہی ہوتے ہیں۔ جنکے ظلم و ستم کا بیان نہیں ہو سکتا۔ جب گھوڑے اور بیل بھوک و تکان کی وجہ سے چل نہیں سکتے۔ تو یہ انکو اتنا مارتے ہیں کہ انکی پیٹھ زخمی ہو جاتی ہے۔ لیکن ان خدا کے بندوں کے دل میں ذرہ بھی ترس نہیں آتا۔ اور نہ کوئی اتنا کہتا ہے کہ خدا کے خوف سے ڈرو۔ اِن ہی کی کمائی تو کھاتے ہو ؛

گدھوں غریبوں کا تو ذکر ہی کیا۔ اُنکا حال تو اکثر آپ نے بھی دیکھا ہوگا۔ کہ اُن کے ساتھ کیسی بیرحمی برتی جاتی ہے اور یہ بیچارے خاموش کھڑے سب سہے جاتے ہیں۔ ایک دن راستے میں میں نے ایک گدھے کو دیکھا۔ جسکی پیٹھ نہایت بُری طرح زخمی تھی۔ دیکھ کر مجھے بیحد افسوس ہُوا۔ کہ یا الٰہی یہ بیچارا کس کے قبضے میں ہے۔ کہ اسکی یہ حالت ہو رہی ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اسی لئے فرمایا ہے۔ کہ ہم نے چوپائے تمھارے آرام کے لئے پیدا کئے ہیں کہ ہم اُن کے ساتھ بیرحمی سے پیش آئیں ؛

پرندوں کو ستانا بھی ایک بڑی حد تک گناہ ہے۔ اور اس سے بھی ہم کو بچنا چاہیئے۔ اکثر لوگ پرندوں کو پکڑ کر پنجروں میں بند کر دیتے ہیں۔ کہ ہم کو انکی آواز اچھی لگتی ہے۔ لیکن اے لوگو! تم ایک جاندار کا دل دُکھا کر اپنا دل خوش کر کے کیا لوگے اس سے کبھی وہ حقیقی مسرت حاصل نہیں ہوتی۔ جو اُنکے چھوڑ دینے سے حاصل ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک شخص کہیں سفر پر جا رہا تھا۔ اور اُسکی جیب میں صرف دو روپے تھے۔ راستے میں اسکو ایک شکاری ملا۔ جس کے ہاتھ میں ایک پرندہ تھا۔ مسافر نے دل

میں سوچا کہ میں اسکو خرید کر چھوڑتا ہوں۔ شکاری سے جب قیمت پوچھی۔ تو اُس نے دو روپے بتائی۔ مسافر سوچنے لگا کہ اگر میں اسکو خریدوں تو میرے پاس کچھ باقی نہ رہیگا۔ لیکن اس نے توکل بخدا کرکے پرندے کو خرید کر اُڑا دیا۔ پرندہ اُڑ کر درخت پر جا بیٹھا۔ اور مسافر کا شکریہ بجالا کر کہنے لگا۔ اے مہربان تو نے میرے ساتھ اتنی مہربانی کی۔ میں اس نیکی کا بدلہ ادا کرنا چاہتا ہوں اس درخت کے نیچے (جس پر بیٹھا تھا) خزانہ ہے۔ اسکو نکال کر اپنے کام میں لا۔ مسافر نے زمین کھود دی۔ تو سچ مچ خزانہ پایا۔ یہ ہے توکل بخدا و نیکی کا نتیجہ۔

(احمدی ایسی خیالی کہانیوں پر اپنے دعوٰی کی بنیاد نہیں رکھا کرتے۔ ایڈیٹر)

اکثر بچے درختوں اور چھتوں پر چڑھ کر پرندوں کے گھونسلے اُجاڑتے ہیں۔ پھر خوشی خوشی آکر ماؤں کو کہتے ہیں۔ کہ ہم نے کوے یا چڑیا کا گھونسلا اُجاڑا۔ اور اُسکے انڈے اور بچے پھینک دیئے۔ مائیں بھی بجائے منع کرنیکے ہنس دیتی ہیں۔ یا صرف اتنا کہتی ہیں۔ کہ ہائے بچے ایسا نہ کرنا۔ لیکن اگر انکو ایسا کرنے سے منع کردیں۔ اور ظلم سے خبردار کردیں۔ تو اُمید ہے کہ وہ پھر کبھی ایسا نہ کریں۔ بلکہ اوروں کو منع کریں گے۔ بعض مائیں جب بچے روتے ہیں ہاتھ میں لکڑی دیکر کہتی ہیں کہ جاؤ اس بلی کتے کو مارو۔ اسی طرح سے بچوں کو مارنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ جب وہ بڑے ہو جاتے ہیں تو اُن میں وہی عادت ہوتی ہے۔ اور وہ پھر نہ کدوں اور کمزور لوگوں کو مارنے لگتے ہیں۔ ہوتے ہوتے وہ اتنے سنگدل ہو جاتے ہیں۔ کہ حیوان تو درکنار انسان پر اور خصوصاً اپنے ماں باپ پر بھی انکو ترس نہیں آتا۔ نہ کسی کے دُکھ درد میں شریک ہوتے ہیں۔ اور نہ کسی کی تکلیف و مصیبت پر انکا دل پسیجتا ہے۔ اگر ان کو چھوٹے پن سے رحم دل بنایا جائے تو وہ بڑے ہو کر نہایت رحم دل کہلائینگے ۔

اللہ تعالیٰ ہم سب مصباحی بہنوں کو ہر قسم کے ظلم و ستم سے بچائے رکھے۔ آمین ۔ فقط والسلام

خاکسار قانتہ بیگم ہمشیرہ ضیاء الدین صاحب احمدی
پشاور چھاؤنی

ج:- الحمد للہ سرحد پر ایسے پاکیزہ خیالات احمدیت کا اعجاز اور قابل قدر ہیں۔ (ایڈیٹر)

مقوی دماغ حریرہ مجربہ شدہ

(۱)

دوائیاں و وزن:- مغز خربوزہ ۴ ماشے مغز کدو ۴ ماشے مغز خیارین ۴ ماشے۔ مغز تربوزہ ۴ ماشے مغز کاہو مقشر ۴ ماشے خشخاش ۴ ماشے۔ بادام گیارہ دانے۔ گھی ایک چھٹانک کھانڈ یا مصری ایک چھٹانک ۔

ترکیب:- ان سب چیزوں کو باریک پیس کر کھانڈ ملا کر کپڑے میں چھان لیں۔ اور پاؤ سیر یا ڈیڑھ پاؤ پانی کا اندازہ رکھ لیں اور پھر قلعی دار دیگچی میں گھی اور ایک دو الائچی خورد کے دانے اور دو تین لونگیں ڈالکر دھیمی دھیمی آگ پر گھی کو سُرخ کرلیں اور یہ سب چھنی ہوئی دوائیاں ڈالدیں اور چمچے سے چلاتے رہیں

KHILAFAT LIBRARY

جب وہ ذرا ذرا پکنے لگیں تو اتار لیں۔ گرمی ہو تو نیم گرم پیئیں۔ جاڑا ہو تو خوب گرم پیئیں۔

نوٹ۔ جن بہنوں کا لکھنے پڑھنے سے دماغ کمزور ہو جاتا ہے۔ یہ ہمارا مقوی دماغ حریرہ انشاءاللہ نہایت ہی مفید ثابت ہوگا۔

دھڑکن و گھبراہٹ کا مجرب نسخہ (۲)

دوائیاں وزن:۔ بنسلوچن ۳ ماشے۔ الائچی خورد ۳ ماشے مربہ آملہ ایک تولہ۔ مربہ ادرک ایک تولہ۔ مربہ سیب ایک تولہ مربہ ہی ایک تولہ۔ ورق نقرہ ۷ عدد۔ ورق طلا ۳ عدد۔

ترکیب۔ پہلے بنسلوچن اور الائچی خورد بید مشک کے عرق میں پیس لیں۔ اور پھر یہ سب مربے ڈالکر پیسیں جب وہ باریک چٹنی سی بن جائے تو چینی کے صاف برتن میں اٹھا لیں اور ورق نقرہ اور ورق طلا دونو کو اس چٹنی میں ملا دیں اور صبح شام تولہ تولہ بھر کھائیں۔ اگر گھبراہٹ زیادہ ہو تو تین وقت کھائیں ؛

نوٹ۔ یہ چٹنی دھڑکن گھبراہٹ میں انشاءاللہ بہت ہی مفید ثابت ہوگی ؛

مال پوریاں کھانے میں نہایت عمدہ اور خوش ذائقہ (۳)

وزن۔ میدہ آدھ سیر۔ گھی ایک سیر۔ کھانڈ پاؤ سیر چنے کی دال پاؤ سیر۔ کھویا پاؤ سیر۔ چرونجی آدھ پاؤ۔ بادام کی گری آدھ پاؤ۔ کھوپرا آدھ پاؤ۔ زعفران اصلی ۳ ماشے

ترکیب۔ چنے کی دال۔ چرونجی۔ بادام کی گری ان تینوں چیزوں کو رات کو علیحدہ علیحدہ برتن میں بھگو دیں اور صبح کو چنے کی دال جوش کر لیں۔ اور بادام کی گری کو چھیل لیں۔ چرونجی۔ کھوپرا۔ چنے کی دال۔ بادام ان چاروں چیزوں کو سل بٹے پر پیسکر پیٹھی بنا لیں اور پھر اس پیٹھی میں کھویا اور زعفران حل کر کے ملا دیں اور آدھ سیر گھی میں اس پیٹھی کو بھونیں جب وہ سرخ ہونے لگے تو کھانڈ ڈالدیں اور بھونتے جائیں جب وہ سخت ہو جائے یعنی پوریوں کے اندر بھرنے کے قابل ہو جائے تو اتار لیں اور میدے کو دودھ میں گوندیں۔ اور تولہ تولہ بھر کے پیڑے بنا کر چھوٹی چھوٹی ٹکیاں بنا لیں اور ان ٹکیوں کے اندر چھٹانک چھٹانک بھر پیٹھی بھر کر گھڑ لیں اور کڑاہی کے اندر تھوڑا تھوڑا گھی ڈالکر دھیمی دھیمی آگ پر ان پوریوں کو تل لیں جب سرخ ہو جائیں تو اتار کر نوش فرمائیں ؛

پسندے ہندوستان کی سوغات کھانے میں بڑے مزیدار (۴)

مصالح وزن۔ مرچ سیاہ ۵ ماشے۔ زیرہ سفید ۶ ماشے الائچی کلاں ۶ ماشے۔ دارچینی ۳ ماشے۔ تیز پات کے پتے ۳ ماشے سہاگہ ۳ ماشے۔ نوشادر ۲ ماشے۔ کچریاں سوا تولہ۔ انجیر ایک تولہ۔ گوشت کے پارچے کٹے ہوئے ایک سیر۔ گھی پاؤ سیر ہلدی والا مصالح اور نمک اپنی حسب منشاء۔

ترکیب۔ پہلے ہلدی والے مصالح اور پسندے والے مصالح کو علیحدہ علیحدہ سل بٹے پر باریک پیس لیں اور قلعی دار دیگچی میں گھی اور پیاز کتر کر دھیمی دھیمی آگ پر رکھ دیں جب پیاز سرخ ہو جائے تو نکال لیں اور ہلدی والے مصالح کو ڈالکر بھونیں جب وہ بھننے لگے تو پسندے

والے مصالح کو ڈالدیں اور تھوڑے تھوڑے پانی کے چھینٹے دے کر بھونیں اور پھر گوشت کے پارچے ڈالکر خوب بھونے جائیں۔ جب وہ بھن جائے تو انداز کے موافق پانی ڈالکر ڈھکدیں اور پکنے دیں۔ جب گوشت گل جائے تو تلی ہوئی پیاز باریک پیسکر ڈالدیں اور پکنے دیں شوربہ قلیل رہ جائے تو اُتار لیں ؁

خاکسار لیاقت زمانی بیگم از قصبہ بلب گڈھ ضلع گڑگانواں

حکمت کی باتیں

KHILAFAT LIBRARY

(۱) شطرنج کی بازی میں دیکھنے والے بہ نسبت کھیلنے والوں کے زیادہ صحیح بتا سکتے ہیں۔ کونسی چال چلنی سود مند ہے۔ دنیا کے لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ بہت عقلمند ہیں۔ اور وہ دنیاوی چیزوں۔ عزت۔ دولت۔ سلطنت کا حاصل کرنا درست سمجھتے ہیں۔ دنیا کی شطرنج کھیلتے ہوئے لوگوں کے لئے معلوم کرنا نہایت مشکل ہے۔ کہ کونسی چال صحیح ہے۔ مگر انبیاءؑ جنہوں نے دُنیا سے کنارہ کشی اختیار کی ہے۔ مانند اُن لوگوں کے ہیں جو شطرنج بازی دیکھنے والے ہیں۔ کھیلنے والے نہیں۔ اس لئے انبیاءؑ ہی اور صرف انبیاءؑ ہی اس جہان کے رہنے والوں کو صحیح راستہ بتا سکتے ہیں ؁

(۲) اُس گھر میں جہاں ضیافت ہو۔ اُسی وقت تک شور و غوغا رہتا ہے۔ جب تک کھانا نہیں کھلایا جاتا۔ جب کھانا دسترخوان پر رکھا جاتا ہے۔ تو تین چوتھائی غل جاتا رہتا ہے۔ اور جب لوگ کھانا شروع کر دیتے ہیں۔ تو سُوپ سُوپ اور چپ چپ کے سوا کوئی آواز سُنائی نہیں دیتی۔ اور کھاتے کے بعد سب سو جاتے ہیں

اسی طرح انسان جوں جوں خدا کے نزدیک ہوتا جاتا ہے۔ توں توں وہ خدا کی ہستی۔ وحدانیت۔ قدرت پر سوالات۔ شک اور بحث کم کرتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ نورِ خدا کو باطنی آنکھوں سے دیکھ کر مست ہو جاتا ہے۔

(۳) شمع کو دیکھنے کے بعد پروانہ اندھیرے میں نہیں جاتا۔ اور چیونٹی مٹھاس کو چکھنے کے بعد وہاں سے نہیں ہلتی۔ اگرچہ ہر دو پروانہ اور چیونٹی ہلاک بھی کیوں نہ ہو جائیں۔ اسی طرح خدا کے نور کا پروانہ۔ اور وہ جسے عبادت الٰہی کا چسکا ہو۔ اللہ کی محبت میں ہلاک ہونے سے بھی نہیں ڈرتا ؁

(۴) مقناطیسی سوئی ہمیشہ شمال کے رُخ رہتی ہے۔ اور ملاح سمندر میں اسکے ذریعے سے آسانی سفر کر سکتے ہیں اسی طرح جو کوئی اپنے دل کو خدا کی طرف پھیر دیگا اور اُسی پر توکل کریگا۔ وہ ہمیشہ بُرائیوں کے سمندر سے باآسانی پار ہو سکے گا ؁ (ماخوذ از رام کرشنا ٹیچنگز)

(مرسلہ س۔ ا۔ شاد سیالکوٹی)

نوٹ: یہ تشبیہ ادب کے خلاف ہے۔ (ایڈیٹر)

سوال یہ ہے ؟

تاحال مصباحی بہنوں نے مصباح کی توسیع اشاعت میں کیا حصہ لیا ہے جواب اگلے اخبار کی فہرست میں مل سکیگا ؁

عجیب و غریب معلومات

امریکہ اور یورپ کے درمیان ہوائی سلسلہ آمد و رفت:-

امریکہ اور یورپ کے درمیان گذشتہ کامیاب تجربات کی بنا پر اب ہوائی سلسلہ آمد و رفت ممکن ہوگیا ہے۔ اس نئے تجارتی میدان سے فائدہ اُٹھانیکے لئے انگلستان اور جرمنی کی ہوائی جہازوں کی کمپنیوں کے درمیان رقیبانہ کوششیں ہو رہی ہیں اور ہر ایک کی یہی خواہش ہے کہ اُسکا جہاز پہلے سفر کی عزت حاصل کرے۔ وہ جہاز جو اس سلسلہ کیلئے استعمال میں لائے جائینگے بڑی سرعت کے ساتھ دو ممالک میں تیار ہو رہے ہیں۔ یہ جہاز کتنے بڑے اور کیسے ہونگے اِنکا اندازہ اس طرح سے ہو سکتا ہے کہ ان میں سے ہر ایک کی کم سے کم لمبائی سات سو فٹ ہوگی۔ جس میں سونے کا تمام بندوبست ہوگا اور کھانا پکانے اور کھانے کے علیحدہ علیحدہ بڑے بڑے ہال ہونگے۔ ایک سو آدمی بخوبی آرام کی نیند سو سکینگے۔ اور کھانے کا ہال پچاس آدمیوں کیلئے کافی ہوگا۔ چھ چھ انجن سات سات سو ہارس پاور (horse power) کے فٹ کیئے جائینگے اور تیس ٹینک پٹرول کے ساتھ ہوا کرینگے۔

اس قسم کا انگلستان کا ایک جہاز آیندہ چھ ماہ میں سفر کرنیکے قابل ہو سکیگا۔ اندازہ ہے کہ یہ جہاز لنڈن سے نیویارک تک کا فاصلہ اڑھائی روز میں طے کر سکیگا۔ لیکن واپسی پر صرف دو ہی روز صرف ہوا کرینگے۔

آثارِ قدیمہ:-

مورخین کہتے ہیں کہ موجودہ دنیا کی ابتدا میں ایک ایسا زمانہ گذر چکا ہے جسے پتھر کا زمانہ کہتے ہیں یعنی اُس زمانے کے لوگوں کی تمام زندگی پتھر کے استعمال کو بہت دخل تھا۔ کھانے پینے کے برتن اور شکار وغیرہ کے ہتھیار سب پتھر سے ہی بنائے جاتے تھے۔ آئے دن کے آثار قدیمہ کی دریافتوں سے بھی اس قول کی تصدیق ہوتی ہے۔ پتھر کے زمانہ کے بعد دھات کا زمانہ شروع ہوا۔

آجکل انگلینڈ میں خلیج بنگال کے نزدیک اسی زمانہ کی بنی ہوئی چند جھونپڑیاں دریافت ہوئی ہیں جو بالکل صحیح سلامت ہیں۔ دیواریں چھت فرش سب پتھر کے بنے ہوئے ہیں۔ گلیاں جو چار فٹ سے زیادہ اونچی نہیں ہیں۔ پتھر کی بڑی بڑی سلوں سے چھتی ہوئی ہیں۔ لیکن ساتھ ہی ایک عورت کے جسم کا پنجر بھی ملا ہے۔ جو ساڑھے پانچ فٹ اونچا ہے۔ جس کی وجہ سے ایک قدرتی خیال پیدا ہوتا ہے اور وہ یہ کہ وہ "لوگ کس طرح سے ان کم اونچی گلیوں کے نیچے آمد و رفت کیا کرتے تھے؟

KHILAFAT LIBRARY

شہزادہ جارج کے تجربات:-

پچھلے دنوں شہزادہ جارج ابن شاہ جارج پنجم کو ایک سفر کے دوران میں عجیب و غریب حالات کا سامنا کرنا پڑا۔ یعنی پولیس نے انکو نہ پہچانتے ہوئے جہاز کے ٹکٹ دکھانے کیلئے کہا جسکے دکھائے بغیر کوئی شخص

پولیس سٹیشن سے آگے جانے کی اجازت نہ حاصل کر سکتا تھا - اور بعد ازاں شہزادہ کو اپنا نام و رتبہ ظاہر کرنا پڑا۔

اسی قسم کا ایک دلچسپ واقعہ اور ہے - جو تین برس پہلے وقوع پذیر ہوا - ملکہ معظمہ انگلستان ایکدفعہ انہی شہزادہ جارج کے ہمراہ سیر کو جارہی تھیں - کہ ایک عورت لکڑیاں اُٹھائے راستہ میں ملی - ملکہ نے عورت سے کہا کہ تم بہت بوڑھی ہو لاؤ یہ بوجھ میں اُٹھا لوں - لیکن عورت نے انکار کیا اور کہا کہ تم نہیں اگر اس لڑکے (شہزادہ جارج کی طرف اشارہ کر کے) کی مرضی ہو تو بیشک اُٹھا لیوے - اور اس طرح سے شہزادہ مذکور نے لکڑیاں اٹھا کر بوڑھی عورت کے گھر تک پہنچا دیں ؛

گھر پہنچ کر بوڑھی عورت نے ملکہ معظمہ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ "اسکی شکل ملکہ معظمہ سے ملتی جلتی ہے" اور جب اُسے معلوم ہوا کہ اُسکا یہ خیال ہی نہیں بلکہ حقیقت ہے اور کہ "لکڑیاں اُٹھانیوالا لڑکا" شہزادہ جارج ہے - تو اسکے تعجب کی کچھ انتہا نہ رہی ؛

سالم جسم اور ٹانگ کی قیمتوں میں مقابلہ :-

اخبار مصباح کی کسی گذشتہ اشاعت میں انہی کالموں میں ایک لڑکے کی ٹانگ ٹوٹ جانے پر اُسے ملزم کی طرف سے چالیس ہزار روپیہ دلوائے جانے کی اطلاع شائع ہو چکی ہے - اب ایک اور اطلاع موٹر کے حادثہ کی ملی ہے - جس میں ایک موٹر ڈرائیور کی موت ایک موٹر لس کے ساتھ ٹکرا جانے سے واقع ہوئی ہے - لیکن معزز ممبران جیوری نے صرف ایک ہزار روپیہ ہی ڈرائیور مذکور کے پسماندگان کو دیئے جانے کا فیصلہ کیا ہے -

"ایک ٹانگ" کی قیمت چالیس ہزار روپیہ اور "ایک سالم جسم" کے لئے ایک ہزار روپیہ کچھ عجیب ہی ہے ؛

شہاب ثاقب :-

موضع مانتھ واقع یو پی میں ایک ستارہ ٹوٹنے کی اطلاع ہوئی ہے - جسکی تفصیل اس طرح سے ہے - کہ ایک پٹواری بمع دو مددگاروں کے کھیت کی پیمائش کر رہا تھا کہ اچانک ایک بڑی بھاری چیز دھم سے زمین پر آرہی - جس نے زمین میں دس فٹ چوڑا اور تین فٹ گہرا گڑھا بنا دیا - پٹواری اور اُسکے مددگار کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے - لیکن تیسرا آدمی صرف زخمی ہوا -

اس ستارہ جس کا وزن بیس من کے قریب ہے اور جو عنقریب عجائب گھر میں بھیجا جائیگا کے گرنے کی آواز گرد و نواح میں بیس بیس میل تک سنائی دی ؛

ڈاک رسانی کا عجیب طریقہ :-

امریکہ اور یورپ کے درمیان ڈاک کے جلدی پہنچانے کا ایک کامیاب تجربہ ہو رہا ہے - یعنی جب ڈاک کا سٹیمر ساحل سمندر سے دور ہی ہوتا ہے تو ہوائی جہاز جو تختہ جہاز پر رکھا ہوتے ہیں ڈاک لیکر ساحل کی طرف پرواز

KHILAFAT LIBRARY

کرجاتے ہیں - اور اس طرح سے سٹیمر کے پہنچنے سے بہت پہلے تمام ڈاک تقسیم ہو جاتی ہے *

خاکسار ع - ن از بھاؤ نگر (کاٹھیاواڑ)

آمین کی ٹی پارٹی

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔

اپنی چھوٹی بہن کو ساڑھے سات سال کی عمر میں اور چھوٹے بھائی کو ساڑھے چھ سال کی عمر میں بفضلِ خدا اس عاجزہ نے قرآن شریف ختم کرایا تھا - اور اس خوشی میں دعوت چائے دی گئی تھی - جس میں احمدی و غیر احمدی مستورات اور انکے بچے مدعو کئے گئے تھے غیر احمدی مستورات تو سب شریک دعوت ہوئیں - بلکہ بعض نے ان میں سے باوجود علالت طبع کے ہمارے غریب خانے پر تشریف لاکر ہمیں مشکور فرمایا - مگر یہاں پر احمدیوں کے گھر گنتی کے صرف چار ہی ہیں - دو گھروں کی مستورات تو شریک دعوت ہوئیں - جن کے ہم از حد درجہ مشکور ہیں - لیکن دو گھروں کی مستورات نے شریک دعوت ہونے کی تکلیف گوارا نہ کی - جس کا ہمیں سخت افسوس ہے -

KHILAFAT LIBRARY

ایک غیر احمدی عورت کا حال سنیئے - اسکے بیٹے اور میرے بھائی میں فٹ بال کھیلتے ہوئے مار پیٹ کی نوبت پہنچی - اور اسکے لڑکے نے میرے بھائی کو تین چار دوسرے لڑکوں سے مل کر بہت مارا - جس کے لئے عدالت میں چارہ جوئی کرنی پڑی - جس دن وہ غیر احمدی عورت ہمارے گھر دعوت پہ تشریف لائی تھی - اسی دن اور اسی وقت دو بجے اس کا لڑکا عدالت کے کٹہرے میں کھڑا تھا - ہمیں امید نہ تھی - کہ وہ بہن ہمارے گھر آئیگی - لیکن جب ہم نے اسے دیکھا - تو ہم سب گھر کے آدمی عش عش کرنے لگ گئے - اور اسکی اخلاقی ہمت اور جرأت کی دل ہی دل میں داد دینے لگے - پھر لطف یہ کہ جب اسکو السلام علیکم کہا گیا - تو نہایت خندہ پیشانی سے وعلیکم سلام کا جواب دیا - اور ذرہ بھر بھی چہرے پر غم و ملال کے آثار نہ پائے - شاباش اس کی ہمت پر اور آفرین اسکی اخلاقی جرأت پر - اب ناظرات غور کریں - کہ اس غیر احمدی عورت نے کسقدر اخلاقی جرأت سے کام لیا - جو کہ ہر ایک عورت سے نہیں ہو سکتا - خداوند کریم اسے جزائے خیر دے -

اب میں اصلی مطلب کی طرف رجوع کرتی ہوں پہلے میرے بہن بھائی نے خوب اچھی طرح سے قرآن شریف سنایا - بعد میں کچھ اشعار پڑھے - جس میں تبلیغ بھی ہوتی جاتی تھی - اور سب عورتیں سُن کر مسرور بھی ہو رہی تھیں - بعد میں عاجزہ نے مع اپنی بہنوں و دیگر سہیلیوں کے جو کہ تعداد میں صرف دو ہی تھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی درثمین سے چیدہ چیدہ اشعار تبلیغی رنگ کے اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے اشعار تبلیغی رنگ کے پڑھے - بعدہٗ سب نے چائے پی - پھر والدہ صاحبہ اور دوسری ایک احمدی بہن نے جو کہ میری سہیلیوں کی والدہ تھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زلزلے والی پیشگوئی کے اشعار پڑھے - عورتیں اچھا اثر لیکر

گئیں۔ اور شام کے چھ بجے بخیر و خوبی اپنے اپنے گھر کو رخصت ہوئیں۔

میری مصباحی بہنیں میرے چھوٹے بہن بھائی کے لئے ضرور دعا کریں۔ کہ مولا کریم ان کو صحت و زندگی عطا فرمائے۔ اور جس طرح چھوٹی سی عمر میں ان کے سروں پر ناظرہ قرآن کا تاج پہنایا ہے۔ اسی طرح ان کو اب باترجمہ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچے خادم بنائے۔ اور اپنے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک و راحت بنیں۔ اور جس طرح میرے ماں باپ کے آخری بچے ہیں۔ ویسے ہی ان عزیزوں کے کارناموں سے ان کے دل شاد ہوں۔ اور خوشیاں دیکھنی نصیب ہوں۔ اور بہن بھائیوں کے لئے بھی موجب راحت ہوں۔ آمین ثم آمین فقط

خاکسارہ حمیدہ بانو بیگم احمدی بنت ڈاکٹر محمد علیخان احمدی

ممباسہ ایسٹ افریقہ کنیا کالونی

وی پی واپس کرنیوالی مصباحی بہنیں

کئی ایسی مصباحی بہنیں ہیں جن کے نام "مصباح" تو باقاعدہ جا رہا ہے۔ مگر چندہ سالانہ ان کی طرف سے تاحال وصول نہیں ہوا۔ ہم نے انتظار کر کے ان میں سے اکثر مصباحی بہنوں کے نام وی پی کر دیئے۔ افسوس کہ ان وی پی پیکٹوں کا بہت سا حصہ انکاری واپس آگیا جس سے ہمارا دوہرا نقصان ہوا۔ قیمت بھی نہ بھیجی اور ہم روی پی کا خرچ بھی مفت میں گیا ہم پھر بھی ہم یہی سمجھ رہے ہیں کہ یہ انکار کسی عذر کی وجہ سے ہے اسلئے "مصباح" بند نہیں کیا۔ امید ہے کہ بہنیں اپنے ذمے کا چندہ بذریعہ آرڈر بھجوا دینگی۔ اور اگر آئندہ "مصباح" کی خریداری منظور نہ ہو تو پچھلا بقایا صاف کریں اور آئندہ کے لئے بند کرا دیں۔

قادیان کی مصباحی بہنوں سے بالخصوص شکایت ہے کہ ان کے اکثر حصے نے وی پی واپس کر دیئے ہیں۔ اور پرچہ ان کے نام برابر جاری ہے امید ہے کہ جلد اس کی تلافی ہوگی ان کی طرف سے بغیر کسی خرچ ڈاک کے دستی چندہ داخل ہو سکتا ہے جس کی رسید دفتر سے منگوانی چاہیئے ۔

(مینیجر)

دار الخواتین پنجاب

اس انجمن کی پہلی سالانہ رپورٹ ہمارے پاس پہنچی ہے مکرمی میر عزیز الرحمٰن صاحب نے رسالہ "نور جہان" جاری کیا ہے اور پھر یہ انجمن قائم کر کے اسکے ذریعے جو دار الخواتین کی تحریک کی ہے وہ نہایت مفید ہے اسکے ذریعے غریب اور شکستہ حالت مسلمان عورتوں کو سردست لاہور میں ایسے ہنر سکھائے جا رہے ہیں کہ وہ کسی کا محتاج نہ رہیں۔ مثلاً کٹائی سلائی خوشنویسی مایاگری خانساماگری اسکے علاوہ زنانہ نصاب قائم کرنا لڑکیوں میں مذہبی تعلیم پھیلانا شریعت اسلامی کے برخلاف رواجات کی بیخ کنی۔ اصلاح و بہبودی کی تجاویز سوچنا اسکے اہم مقاصد میں داخل ہیں مصباحی بہنیں اس انجمن کی امداد اور تحریک دار الخواتین میں حصہ لیں۔ رپورٹ اور مزید واقفیت حالات کے لئے محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ منشی فاضل جنرل سکرٹری انجمن دار الخواتین متصل اخبار سیاست انارکلی لاہور خط و کتابت کریں۔

(بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)